تفسیر احمد

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «النازعات» کا تفسیر و ترجمہ

تصنیف: امین الدین «سعیدي - سعید افغانی»

ketabton.com - The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة النازعات

پاره 30

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی ہے اور (۴۶) آیتوں پرمشتمل ہے

وجه تسمیه :

اس سورت کا آغاز رب تعالی کا (النازعات) پرقسم کھانے سے ہواہے، جس سے مراد بنی آدم کی ارواح قبض کرنے والے فرشتے هیں، جس کی مناسبت سے سورت کا نام "النازعات" رکھا گیاھے .

اس سورت کا دوسرا نام " الساهره" یعنی (محشرکی زمین) هے، جس کا بیان آیت "14" میں آیاھے .

سورة النازعات کا سورة النبأ کے ساتھ ربط ومناسبت:

الف : دونوں سورتوں کا موضوع اور محور ایک جیساھے، دونوں میں قیامت اور اس کے حالات، اور متقیوں کے اعمال اور مجرموں کی باری تعالی کی بارگاه میں واپسی کے بارے میں بحث هوئی هے.

ب : نیز، دونوں سورتوں کا آغاز اور اختتام ایک مشترکه موضوع کو بیان کرتاھے.

سورة النازعات کی آیات ، حروف اور الفاظ کی تعداد:

سورة النازعات مکی سوتوں میں سے ہے، اس سورت کو" ساہرہ" بھی کہاجاتاہے.

یه سورة النبأ کے بعد اور سورة الانشقاق سے پهلے نازل ہوئی ہے .

سخاوی رحمہ الله اس سورت کے متعلق کہتے ہیں: یه سوره بعد از سوره "نبأ" اور سوره "انشقاق" سے پهلےنازل ہوئی هے.

اس سورت کے دو (۲) رکوع، (۴۶) آیتیں ، (۱۸۱) الفاظ، (۷۹۱) حروف ، اور (۳۴۰) نقطے ہیں.

(یه بات ذکر کرنا لازم هے که علماء کے اقوال سورتوں کے حروف کی تعداد گننے میں مختلف هیں، اس بحث کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے سوره "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں).

اسباب نزول

آیت "12" کا سبب نزول:

سعید بن منصور نے محمد بن کعب سے روایت کیا ھے: جب رب تعالی نے (يَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ۱۰) آیت "10" نازل فرمائی تو کفار قریش نے کہا: اگر مرنے کی بعد دوباره زنده هوگئے تو هم سراسر خسارے میں

ketabton.com - The Digital Library

ہونگے ، ان کے اس قول کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: (قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۱۲)

اسباب نزول آیت "42 تا 44:

حاکم اورابن جیریر حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت کرتےہیں که پیارے رسول صلی الله علیه وسلم سے قیامت کی بارے میں کافی زیاده سوال کیا جاتا تھا ، تب الله تعالی نے یه آیات نازل فرمائیں : (يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰـىهَا ۴۲) (42) فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۴۳) (43) (اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۴۴) (44) اس کے بعد ان کے سوالات کا خاتمہ ہوا۔

ابن ابی حاتم جوبیر کے توسط سے ضحاک اور ابن عباس رضی الله عنهم سے روایت کرتے ہیں کہ مکے کے مشرکین نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے استهزاء اور تمسخر کے طور پر پوچھتے تھے که قیامت کب قائم هوگی ؟ پھر آیت (يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ) سےسورت کے آخرتک آیات نازل ہوئیں۔

طبرانی اورابن جریر طارق بن شهاب سے روایت کرتے هیں : رسول صلی الله علیه وسلم قیامت کو بهت یاد کرتے تھے، یهاں تک که یه آیت نازل هوئی، (فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا) (اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا) نیز ابن ابی حاتم نے عروة سے اسی طرح روایت کیاھے۔

سورت کاتعارف

جیساکه هم نے اوپر ذکرکیا کہ سوره "نازعات" مکه میں نازل هوئی هے، اور دیگر مکی سورتوں کی طرح یه بهی اعتقاد کے اصولوں، الله تعالی کی وحدانیت ، رسول اور پیغمبر، حشر اور جزا سے متعلق هے ۔

اس سورت میں جن مضامین اورامور پر بحث کی گئی هے وه قیامت سے متعلق امور پرمشتمل هیں۔

موت کے بعد کی زندگی اور اس کے مسائل کو مضبوط اور ناقابل تردید دلائل کو موضوع بحث بنایا گیاهے ۔

اسی طرح اس سورت میں:

(1) موکد قسمیں جو قیامت سے متعلق هیں، اوراس عظیم دن کے واقع هونےکی تاکید کرتی هیں، جیساکه هم نے کها، اس سوره شریفه کا نیک فطرت فرشتوں پرقسم کهانے سے آغاز کیاگیاهے، ایسے فرشتے جو مؤمنوں کی جانوں کو نرمی اور لطافت کے ساتھ قبض کرتے هیں، جبکہ مجرموں کے روحوں کو سختی اورشدت کے ساتھ کھینچتے هیں، نیز ان فرشتوں کی قسم کهاتاھے جو الله تعالی کے حکم پر مخلوق کے معاملات کی دیکھ بال کرتے هیں، (وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۱) وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۲) وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۳) فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۴) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۵) .

ketabton.com - The Digital Library

(2) اس سورت میں اس دن کے هولناک مناظر کے کچھ حصے بیان کیے گئے هیں ۔

(3) اس سورت میں حضرت موسی علیه السّلام اور سرکش فرعون کے واقعے کی طرف مختصر اشاره هواهے، جو پیغمبر صلی الله علیه وسلم اور مؤمنین کیلئے تسلی کا باعث، جبکہ دهمکی هے سرکش مشرکوں کیلئے ، اور اس بات کی طرف اشاره هے که قیامت کا انکار انسان کو کیسے کیسے گناهوں میں مبتلا کردیتاهے ۔

(4) اس سورت میں خدا تعالی کی قدرت کے مظاهر اور مثالیں جو آسمان وزمین میں هیں شمارکی گئی ہیں، جو قیامت اور زندگی پر اور مرنے کے بعد دوباره زنده هونے پردلیل ہیں۔

(5) اس دن کےهولناک واقعات کے ایک اورحصے کی تفصیل ،سرکشوں کے انجام ، نیک لوگوں کیلئے اچھے بدلے اور اجرکا تذکره ۔

(6) خلاصہ کلام یہ کہ اس سورت میں اس حقیقت پر زور دیاگیاهے که اگرچہ کسی کوبھی قیامت کے وقوع ہونے کے وقت کی خبر نهیں هے، لیکن یہ تسلیم شده بات هے که قریب هے ۔

سب سے اهم اور فهم وادراک کو بیدار کرنے والا نکته اس سورت میں جس کی تاکید کی گئ هے وه یه هے که قیامت پر یقین رکهنا چاهیئے اور اس کیلئے تیاری کرنی چاہیئے، اور اس کیلئے اس دنیا میں کچھ کام کرنا چاهیئے ،اور قیامت پر ایمان نه رکھنے والے شخص کی ضد وعناد پرتوجه نهیں کر نی چاهیئے ، اس لئے کہ اس کی ضدتکذیب اورعناد کی وجه سے هے، جب وه اس حالت کو پهنچاهے تو اس کو جواب دینا عبث کام هے، اور رب تعالی جو که سب سے اعلی وبهترین فیصله کرنے والاهے ایسے عبث کام کو انجام دینے سے پاک و منزه هے۔

ketabton.com - The Digital Library

سُورة النازعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ۝۴
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُۙ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُؕ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ
وَّاجِفَةٌۙ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌۘ۝۹ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِؕ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا نَّخِرَةًؕ۝۱۱ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌۘ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌۙ۝۱۳ فَاِذَا
هُمْ بِالسَّاهِرَةِؕ۝۱۴ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى۝۱۵ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًىۚ۝۱۶ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰىۖ۝۱۷ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰىۙ۝۱۸ وَاَهْدِيَكَ
اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰىۚ۝۱۹ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰىۖ۝۲۰ فَكَذَّبَ وَعَصٰىۖ۝۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ
يَسْعٰىۖ۝۲۲ فَحَشَرَ فَنَادٰىۖ۝۲۳ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰىۖ۝۲۴ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰىؕ۝۲۵ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰىؕ۝۲۶ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُؕ
بَنٰىهَا۝۲۷ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَاۙ۝۲۸ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا۝۲۹ وَالْاَرْضَ
بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَاؕ۝۳۰ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا۝۳۱ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَاۙ۝۳۲ مَتَاعًا
لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْؕ۝۳۳ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰىۖ۝۳۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا
سَعٰىۙ۝۳۵ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى۝۳۶ فَاَمَّا مَنْ طَغٰىۙ۝۳۷ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَاۙ۝۳۸ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰىؕ۝۳۹ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰىۙ۝۴۰ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰىؕ۝۴۱ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَاؕ۝۴۲
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ۝۴۳ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ۝۴۴ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَاؕ۝۴۵
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۝۴۶

سورت کا لفظی ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاھوں اللہ کے نام سے جوبڑا مہربان نہایت رحم والاھے
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ۝۱	قسم ھے ان فرشتوں کی جو (کافر) بندوں کی ارواح سختی کے ساتھ کھنچنے والے ھیں (۱)
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ۝۲	قسم ھے ان فرشتون کی جو (مؤمن) بندوں کی جان نرمی وآسانی سے کھینچنے والے ھیں (۲)
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ۝۳	قسم ھے تیرنے والے فرشتوں کی جو تیرتے ھیں (۳)
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ۝۴	پھر(حکم بجالانے میں) سبقت کرتے ہیں(4)

ketabton.com - The Digital Library

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا۵	قسم ھے ان فرشتوں کے جو تمام امور کی تدبیر کرتے ھیں(5)
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۶	جس دن کانپے گی کانپنے والی(6)

یعنی : اس دن زلزله وقوع پذیر ھوگا۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۷	اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (7)

پهلے زلزله کے پیچھے دوسرا زلزله آئیگا، که سارے مردے زنده هوجائیں گے اورقیامت ومحشرکا آغاز هوگا، اورهمیشه رهنے والی زندگی شروع هوجائے گی۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۸	کتنے دل اس دن دھڑکتے اور پریشان ھونگے (8)
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۹	ان کی آنکھیں جھکی ھوئی ھونگی (9)
يَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۱۰	کھتے ھیں: کیا ھم دوباره زندگی کی طرف لوٹائے جائیں گے(10)
ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۱۱	کیا جب ھم ھوچکے ہوں گے بوسیده هڈیاں (دوسری زندگی کی طرف لوٹائے جائیں گے؟)(11)
قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۱۲	کہتے ہیں: یه تو پھر سے آناہوگا نقصان کا (12)
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۱۳ [۷۹:۱۳]	سوائےاس کے نهیں وه تو ایک اونچی آواز ھے (13)

(ان کا پلٹنا کوئی مشکل کام نهیں ھے) وه توصرف صور میں پھونکنے کی آواز اُٹھے گی، اور ان کی واپسی انجام پائے گی ۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۱۴	پھراس وقت میدان حشرمیں آ جمع ھونگے(14)
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۱۵	کیا پهنچی ھے تجھ کو موسی کے واقعے کی خبر؟ (15)
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۱۶	جب اس کے پروردگار نے اس کوطوی کی مقدس زمین پر پکارا (16)
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۱۷	(رب نے کها) جافرعون کے پاس بیشک اس نے سرکشی کی ھے (17)

ketabton.com - The Digital Library

فَقُلْ ہَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَـزَكّٰىۙ۱۸	کھدو: کیا تو چاھتاھے جس چیزپر تم ھو اس سے نجات پاکر پاک ھوجاو (18)
وَاَہْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰىۚ۱۹	اور تجھ کو تیرے رب کے طرف راہ بتلاؤں تاکہ تجھے ڈر ھو (19)
فَاَرٰىہُ الْاٰيَۃَ الْكُبْرٰى۲۰ۡۖ	پھردکھلایا(موسی نے) اس کو بڑا معجزہ (20)
فَكَذَّبَ وَعَصٰىۡۖ۲۱	پھر جھٹلایا اس نے اور نافرمانی کی (۲۱)
ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰىۡۖ۲۲	پھر پیٹھ پھیرا اور چلا (موسی سے مقابلے کے لئے) تلاش کرتا ھوا (22)
فَحَشَرَ فَنَادٰىۡۖ۲۳	پھر (جادو گروں کو) جمع کیا اور لوگوں کو بلایا
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰىۡۖ۲۴	پھرکھا: میں ھوں رب تمھارا سب سے اونچا (۲۴)
فَاَخَذَہُ اللہُ نَكَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰى۲۵ۭ	پھر اسے اللہ نے دنیا وآخرت کے عذاب میں گرفتارکیا (25)
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ يَّخْشٰى۲۶ۭۧ	اس (موسی وفرعون کے واقعہ) میں درس عبرت ھے اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے (26)
ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاۗءُ۰ۭ بَنٰىہَا۲۷ۣ	تمھارا بنانا مشکل ھے یا آسمان کا خدا نے اسکو بنایا؟ (27)
رَفَعَ سَمْكَہَا فَسَوّٰىہَا۲۸ۙ	اونچا کیا اس کی بلندی کو پھر اسکو برابرکیا (28)
وَاَغْطَشَ لَيْلَہَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىہَا۲۹۠	اور تاریک کردی اس کی رات اور روشن کردیا اس کا دن (29)
وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىہَا۳۰ۭ	اس کے بعد زمین کو (بیضوی شکل میں) صاف بچھادیا (۳۰)
اَخْرَجَ مِنْہَا مَاۗءَہَا وَمَرْعٰىہَا۳۱۠	باھرنکالا اس سے اس کا پانی اورچارہ (۳۱)
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىہَا۳۲ۙ	اورپھاڑوں کومضبوط کھڑا کیا (۳۲)
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۳۳ۭ	تمہارے اورتمھارے چوپایوں کے فائدے کیلئے (۳۳)

ketabton.com - The Digital Library

(هم نے ان سب کو ترتیب دیاھے، اور ان کوفرمانبردار بنایاھے)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾	جب آئے وہ بڑے حادثے کا دن (قیامت کی سخت اور ناقابل برداشت مصیبت) (۳۴)
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾	جس دن یاد کریگا انسان اپنی کوشش کو جو اس نے کی تھی (۳۵)
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾	اور دوزخ ظاھر کردی جائے گی دیکھنے والے کیلئے (۳۶)
فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾	البتہ جس نے سرکشی ونافرمانی کی ھوگی (۳۷)
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	اور دنیاکی زندگی کو ترجیح دی ھو (۳۸)
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾	توپھر دوزخ اس کا ٹھکانہ ھے (۳۹)
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾	اور جو کوئی ڈرا ھو اپنے رب کے سامنے کھڑے ھونے سے اور روکاھو اپنے نفس کو خواھشات سے (۴۰)
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	یقینا بھشت ھی اس کا ٹھکانہ ھے (۴۱)
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾	تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ھیں کب واقع ھوگی (۴۲)
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾	تجھ کو کیا خبر اس سے؟ (۴۳)
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾	قیامت کے واقع ھونے کے وقت کی خبرتیرے رب کے پاس ھے (۴۴)
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	تم تو ڈرانے والے ہواس کو جو اس سے ڈرتاھے (۴۵)
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾	جب اس کو دیکھیں گے تو انہیں لگے گا کہ وہ ایک رات یا ایک دن نھیں ٹھھرے تھے (دنیامیں) (۴۶)

ketabton.com - The Digital Library

سورة النازعات کی تفسیر

محترم قارئین:
آیات مبارکه "1 تا 14" الله تعالیٰ کی مخلوقات پر پے در پے قسموں کے بارے میں آخرت میں زنده هونے کے ثبوت کیلئے ہے، اسی طرح مشرکین کے احوال اور ان کے انکارکو رد کرنے پر بحث کی گئی هی -

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ(۱)	قسم هے ان فرشتوں کی جو بندوں کی روح کهینچنے والے هیں سختی کے ساتھ ان کےاجساد سے(۱)

یا قسم هے ان کی چاہے کوئی بھی مراد ہو جو ارواح کوسختی کے ساتھ کهینچتے هیں -
النازعات: باهرکهینچنے والے ، باہرنکالنے کے معنی کے لیے یہ پانچوں لفظ مستعمل ہیں-
نازعات ، ناشطات ، سابحات ، سابقات، مُدبّرات (تفسیر کبیر)
ان سے: فرشتے بھی مرادہیں ، اور آسمان کے ستارے، مجاهدین کے گھوڑے، انسانوں کی ارواح، غازی اورمجاہدین بھی اورانسانی دل بھی مراد لیا گیا ہے اور کبھی ان سب کے مجموعے کیلئے بھی ان کو استعمال کیا گیاہے-
البتہ اکثر مفسرین نے ستارے اور فرشتے مراد لیے هیں، اس میں بهترین رائے "تفسیر المنتخب " کی هے، اس میں سب کا نچوڑ اور خلاصہ آ گیاهے(تفسیر نور) -
"نازعات" نازعه کی جمع هے ، اور نزع کے مادے سے هے، "نزع" یعنی : کسی چیزکو دوسری چیز سے یا کسی جگه سے سختی کے ساتھ اکهاڑنا، جبکه دوچیزیں یا کئی چیزیں ایک دوسرے سے چپکی هوئی ہوں اور ان کا پیوند مضبوط هو، جن کو الگ کرنے کیلئے بهت زیاده طاقت اور قوت کی ضرورت هوتی هے، اس سے مراد فرشتوں کی جماعت هے، دوسرے لفظوں میں "نزع" کا مطلب هے روح کو جسم سے نکال دینا، اسےکنویں سے نکالنےسےتشبیه دی گئی هے؛ لهذا جوشخص جان کنی کی حالت میں هو اسے کهاجاتاهےکه حالت نزع میں هے-
"النازعات" وه فرشته جو کافروں کے جسم سے روحیں شدّت اورسختی کے ساتھ کهینچتا هے، اورپکارتاهے : (اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ) (ابن ماجه : 4262) حکم الباني : صحيح، "أخرجي الى غضب الله" (صحيح ابن حبان:

ketabton.com - The Digital Library

3014) حکم البانی : صحیح."اے خبیث روح جو بدکار انسان کے جسم میں ھو خدا کے عذاب اور غضب کی طرف بڑھو"
اور یہ پکار انسان کی روح کو بہت ھی بُرا چھبتاھے، جیسے روئی سے کانٹا نکالنا، خبیث اور بدکار انسانوں کی روح کا جسم سے باھر نکلنا بہت سخت ھے، اور فرشتے اس کام کو سختی کے ساتھ انجام دیتے ھیں ۔
غرقًا: اس کا معنی ھے مکمل طورپر غرق ھونا ،ڈوب جانا، گھرائی میں اترنا

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا۟ۙ﴿۲﴾	قسم ھے ان فرشتوں کی جو (مؤمن) بندوں کی جان نرمی وآسانی سے کھینچنے والے ھیں (۲)

قسم ھے ان چیزوں کی (جنھیں ایسی طاقت دی گئ ھے کہ جس سے اشیاء کو اپنی) جگھوں اور مقامات سے تند ہی اور مہارت کے ساتھ باھرنکالتے ھیں۔
"النَّاشِطَاتِ" : وہ جو کام کو سکون واطمینان کی ساتھ لیکن بڑی مہارت اور تیزی کے ساتھ انجام دیتے ھیں (تفسیر نور)۔
ایسے فرشتے ھیں جو قوت اورتیزی کے ساتھ جانوں کو نکال لیتے ھیں،
یا "ناشطات" ایسے فرشتے ھیں جو مؤمنین کی روحیں بشارت اور نرمی کے ساتھ نکالتے اور کھتے ھیں: "اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، اخْرُجِي إِلَى رِضْوَانِ اللَّـهِ": "اے پاک روح جو مؤمن انسانوں کے جسم میں ھو، اللہ کی جنت کی طرف حرکت کرو". (ابن ماجہ: [4262] حکم آلبانی: صحیح، الزھد ھناد بن سری کوفی: [339] حکم سند: صحیح)
یا پھر "نشط" مؤمنین کی ارواح کیلئے اور "نزع" کفار کی ارواح کیلئے ھے۔
تفسیرکابلی کے مفسر اپنی تفسیر میں اس آیت مبارکه کے تحت لکھتےھیں: ان فرشتوں کی قسم جو مؤمنوں کی روحوں کو جسم کی غلامی سے آزاد کرتے ھیں، اس وقت ان کی روحیں عالم قدس کے شوق میں اتنی خوشی سے اُڑیں گی کہ گویا کہ قیدی جیل سے رھا ھوجائے، جبکہ بدکاروں اور ظالموں کی روحیں اس خوشی اورسعادت سےمحروم ھیں، اور فرشتے اسے گھسیٹ کر لےجاتے ھیں ، یہ نھیں بھولنا چاھئیے کہ یہ روح کے متعلق ھےنہ کہ جسم کے۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا۟ۙ﴿۳﴾	قسم ھے تیرنے والے فرشتوں کی جو تیرتے ھیں(۳)

یعنی قسم ھے ان سب چیزوں کی ایسی تیزرفتاری ان کو دی گئی ھے جس کی روشنی میں وہ اپنی ذمہ داوریوں کو بہت تیزی سے اور آسانی کے ساتھ انجام دیتے ھیں۔
"وَّالسّٰبِحٰتِ" وہ فرشتے جو اللہ تعالٰی کا حکم سنتے ھیں، مفسرین نے اس لفظ کے بارے میں درج ذیل نظریات اور تشریحات لکھی ھیں:

ketabton.com - The Digital Library

(1) وه فرشتے جو الله تعالٰی کے اوامر اور احکام سنتے اور پیروی کرتے هیں.
(2) وه فرشتے جو هروقت الله کی تسبیح اور ذکر میں مشغول رهتے هیں.
(3) وه فرشتے جو وحی نازل کرتے هیں ، جیسے: جبرئیل علیه السلام

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ﴿۴﴾	پھر(حکم بجالانے میں) سبقت کرتے ہیں(۴)

قسم هے ایسے فرشتوں کی جو الله کے احکام بجالانے میں دوسرے فرشتوں پر سبقت کرتے هیں،
الله تعالٰی کی وحی اس کے پیغمبر تک پهنچانے میں شیاطین سے سبقت لیجاتے هیں تاکه شیاطین اسے چوری نه کریں.
مجموعی طور پر لفظ" السّٰبِقٰتِ" کےمتعلق مفسرین کی تین آراء هیں:
1-وه فرشتے جو جلدی سے سرعت کے ساتھ وحی لےکر انبیاء تک پهنچادیتے هیں، تاکه شیاطین کے هاتھ اس تک نه پهنچ سکیں ، اور اسے چوری نه کریں، کیونکه شیاطین آسمانوں میں اس تاک میں رهتے هیں که وحی کے مواد کو جنوں اور چڑیلوں تک پهنچائیں، توپهر "سابقات" کوچاهئیے که بهت جلد وحی پیغمبروں تک پهنچائیں، اور ان کو دے دیں، تاکه شیاطین کوچرانے اور هاتھ لگانے کا موقع نه ملے.
2-وه فرشتے جو سرعت کے ساتھ مؤمنین کی روحوں کو جنت میں پهنچادیتے هیں.
3-وه فرشتے جو الله تعالٰی کے احکام کو جلدی سن کر اس کے حکم کی تعمیل کرتے هیں، اور دوسرے فرشتوں سےسبقت لیجاتے هیں.

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ﴿۵﴾	قسم هے ان فرشتوں کی جو تمام امور کی تدبیر کرتے هیں (۵)

قسم هے ان فرشتوں کی جن کو الله تعالی نے بهت سارے کاموں کی تدبیر کیلئے مقررکیاہے عالم بالا میں جنت اور جهنم اور جهان اسفل میں بارش ، گھاس ، پودے، هوائیں ، دریا ، حیوانات وغیره .
الله تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی قسم کهائی ہے: نا زِعٰتِ ، ناشِطٰتِ ، سابِحٰتِ ، سابِقٰتِ اور مُدَبِّرٰتِ، پسندیده اور راجح قول یہ ہے کہ اس سے فرشتوں کی کوئی بھی جماعت مراد ہوسکتی ہے ، اور غیر فرشتوں سے بھی مراد لینا جائز ہے، اور کوئی حرج نہیں ہے ، مقصد اس کا یہ ہے کہ ہم جان لیں کہ الله تعالیٰ نے اپنی بعض مخلوقات پر قسم کهائی ہے کہ دوباره زنده ہونا اور قیامت قطعی اور یقینی ہے ، حق اور حقیقت پر مبنی ہے ، ان پانچ صورتوں میں جو اب قسم محذوف ہے اور اس کے معنی یہ ہیں: (زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا۝ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ۝ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ۝۷)(التغابن:7) ترجمہ:"جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوباره) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم

ketabton.com - The Digital Library

ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمھیں بتائے جائینگے ۔ اور یہ (بات) خدا کے لیے آسان ہے۔"
ان تمام قسموں کے ساتھ وہ اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اتنے سارے فرشتے پیدا کرکے وہ کچھ بھی کرنے پر قادر ہے،اور ہمیں بھی دوبارہ زندہ کرکے قبروں سے نکال سکتا ہے۔
" نَا زِعٰتِ ":وہ فرشتے جو کافروں کی روحیں نکالتے ہیں ، "نَاشِطٰتِ" : وہ فرشتے جو مؤمنین کی روحوں کو نرمی اور آسانی کے ساتھ نکالتے ہیں، "سَابِحٰتِ" :وہ فرشتے جو مؤمنین کی روحوں کو اعلیٰ ترین مقام تک لے جاتے ہیں، "سابِقٰتِ ":وہ فرشتے جو انبیاء کی طرف وحی لانے میں شیاطین پر سبقت لے جاتے ہیں ،"مُدَبِّرٰتِ" :وہ فرشتے جو ان کی سپرد کردہ چیزیں ہیں ان کی تدبیر کرتے ہیں : جیسے روحیں قبض کرنا ، بارش برسانا ، اور ہوا بھیجنا۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿٦﴾	جس دن کانپے گی کانپنے والی (۶)

اس دن زلزلہ وقوع پذیر ہوگا، (اور وہ دن قیامت کادن ھے) جس دن پہلا نفخہ صور میں پھونکا جائیگا اور زلزلہ کا آغاز ہوگا، دنیا تباہ ھوجائے گی اور سب مرجائینگے ۔
" الرَّاجِفَةُ"ایک خوفناک آواز جو ہر چیز کو ہلا کر رکھ دیتی ہے ، یہ وہی پہلی نفحہ ہے جو اسرافیل صور پھونکے گا ، اور سب مرجائیں گے ، اور بعث و جزا کے یہ مراحل ، جس دن پہلا پھونک "رجفہ"پھونکا جائے گا اور ساری دنیا ہل جائے گی، اور اس میں ہر چیز فنا اور برباد ہوجائے گی ، اس کے بعد دوسری پھونک "رادفہ"کے نام سے پھونکی جائے گی اور سب قبروں سے اٹھ کر زندہ اٹھیں گے ، ان دونوں نفحہ کے درمیان جیساکہ صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:چالیس سال کا ہے۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۙ﴿٧﴾	اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (۷)

اس کے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکاجائیگا، پہلے زلزلہ کے بعد دوسرا زلزلہ آئیگا، کہ سارے مردے زندہ ھوجائینگے، اور قیامت قائم ہوگی، ا ورمحشر بپا ھوگا، اور ابدی جہاں کا آغاز ہوجائیگا۔
ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: "راجفہ"اور "رادفہ"دونوں سے مراد چیخیں ہیں، یعنی:دونوں نفخے ، جہاں تک پہلے نفخے کا تعلق ہے وہ اللہ کے حکم سے تمام جاندار اشیاء کو ہلاک کردے گا ، جہاں تک دوسرے نفخے کا تعلق ہے وہ اللہ کے حکم سے تمام مُردوں کو زندہ کرے گا (تفسیر قرطبی:193/19)۔
اس کے بعد درج ذیل مبارک آیات میں ان حالات اور سختیوں کا ذکر ہوا ہے جن کا منکرین کو سامنا کرنا پڑے گا ۔

ketabton.com - The Digital Library

قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ۸ۙ	کتنے دل اس دن دھڑکتے اور پریشان ہونگے (۸)

بہت سارے دل جب اس ہولناک اور سخت دن کو دیکھیں گے تو پریشان ہوجائیں گے اور ڈرنے لگ جائیں گے ۔
"قلوب" قلب کی جمع، دل جمع کا صیغہ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تمام آدمیوں کے دل شامل ہیں، لفظ"قلوب جمع"اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے رو سے صرف کافر، فاجر، اور منافق لوگ پریشان اور خوف زدہ ہوگے، اور نیک مؤمنین اس دن کے خوف سے محفوظ رہیں گے،سورۂ"انبیاء"میں ان کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرسکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے ، کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دئیے جاتے رہے-(انبیاء:103)
"واجفہ"وہ بے چین ، پریشان اور کانپتے دل ہیں جو قیامت کے خوف سے ڈرتے ہیں اور اپنے دنیاوی اعمال کے نتائج سے بھی، یہ تیسرا صور ہے-

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ۹ۘ	ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی (۹)

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، اور ان کے دلوں کو ڈر وخوف نے ڈھانپا ہوگا ، اوراس خوف سے لرزتے ہونگے اور ندامت وحسرت ان پر حاوی ہوگی-
اُن کی بینائی اور آنکھیں شرمندہ اور خوف سے گر پڑی ہیں، " خَاشِعَةٌ":ذلیل کی جگہ لفظ "خشوع"استعمال کیا؟ کیونکہ کافروں نے دنیا میں خدا کے سامنے خشوع یعنی عاجزی نہیں کی اور نہ خدا کی عبادت کی، مگر آخرت میں عاجزی اختیار کریں گے-
گِری پڑی اور ذلت سے بھرپور آنکھیں ، کونسی آنکھیں ؟اہل ایمان کی آنکھیں بالکل بھی نہیں ہیں ،ان کی آنکھیں ہیں جو اس دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے ، ان لوگوں کی آنکھیں ہیں جو قیامت اور حساب و کتاب پر ایمان نہیں رکھتے تھے ، یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں کہتے تھے:جب ہم مرجائیں گے اور ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی تو کیا دوبارہ زندہ ہوکر لوٹیں گے-

يَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ۱۰ۭ	کہتے ھیں: کیا ھم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹائے جائیں گے (۱۰)

کیا موت کے بعد ھم پہلی تخلیق کی طرف لوٹائے جائیں گے؟یہ استفھام انکاری ھے ، جس میں تعجب کی انتھاھے، یعنی ان لوگوں نےموت کے بعد کی زندگی کا انکار کیا، مزید اس کو ناممکن سمجھتے ہوئے کافروں نے تکذیب کی صورت میں کہا کہ: کیا بوسیدہ ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟

ketabton.com - The Digital Library

مفسر قرطبی فرماتے ہیں:جب ان سے کہا جائے:کہ تم زندہ کئیے جاؤ گے، تو وہ انکار اور حیرت کے عالم میں کہتے ہیں، کیا ہم مرنے کے بعد پہلی حالت کی طرف لوٹ جائیں گے، تو جس طرح ہم موت سے پہلے زندہ تھے اسی طرح پھر زندہ ہوجائیں گے؟ عرب کہتے ہیں کہ:(رجع فلان فی حافر تہ) یعنی:وہ آدمی جہاں سے آیا وہاں سے ہی واپس چلا گیا۔(تفسیر قرطبی:194/19)
"الحافرہ":حَفَر،قبر،گور،"حافرہ" یہ ہر چیز کے آغاز کا نام ہے، حَفَرَ کے مادے سے ہے، حَفَرَ کے معنی کھوکھلا اور گہری جگہ ہے، حَفَرَ یعنی وہ مٹی جو کسی جگہ سے نکلتی ہے، مٹی باہر نکلنے کی صورت میں وہ جگہ کھوکھلی ہوجاتی ہے۔

ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١	کیا جب ہم ہوچکے ہوں گے بوسیدہ ہڈیاں (دوسری زندگی کی طرف لوٹائے جائیں گے؟) (۱۱)

کیاجب ہم بوسیدہ ہڈیوں کی صورت میں تبدیل ھوجائیں گے اور بکھرجائیں گے تو اس کے بعد دوبارہ زندگی کی طرف لوٹیں گے؟ یہ بات وہ لوگ استبعاد کے طور پر تب کہیں گے جب ان سے کہا جائے:تمہیں موت کے بعد قبروں سے اٹھا کر نئےسرے سے زندگی دی جائے گی، یعنی:کیا ہم قبروں کے گڑھے میں جانے کے بعد پہلی حالت میں واپس جاکر مرنے کے بعد زندہ کیے جائیں گے؟ محدثین لکھتے ہیں کہ:ان میں سے ایک جماعت ایک پرانی اور بوسیدہ ہڈی اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، اور اس نے اسے دبایا اورپاؤڈر بنا کراس پر پھونک ماری اور کہا : کیا یہ ممکن ہے کہ جب ہم ان پرانی اوربوسیدہ ہڈیوں میں تبدیل ہوجائیں پھر دوبارہ زندہ ہوجائیں؟ ایسے ہونا ناممکن ہے، ان کا یہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ قیامت کے وقوع اور معاد کو بعید از امکان سمجھتے تھے، اس لیے قیامت اور روز جزا کے منکر ہوئے۔

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢	کہتے ہیں: یہ تو پھر سے آناہوگا نقصان کا (۱۲)

کہتے ھیں: اس وقت وہ ھما را زندگی کی طرف پلٹنا سراسر نقصان کا باعث ہوگا،اورھم اس طرح کا نقصان اور اس طرح کا کام کبھی نہیں چاھتے ۔
مذاق اڑاتے ہوئے کہتے تھے: (اگرواقعی زندگی کی طرف دوبارہ پلٹنا پڑا تو) اس صورت میں یہ ھمارا دوبارہ زندہ ھوجانا خسارے کا ھوگا، اور وہ لوگ اس بات کو بعید از امکان سمجھتے تھے کہ مرنے کے بعد اور بوسیدہ ھڈیوں میں تبدیل ھونے کے بعد اللہ تعالی انھیں دوبارہ زندہ کرسکے گا، کیونکہ وہ لوگ خداتعالی کی قدرت اورطاقت سے ناواقف تھے، اس لیے اس کے خلاف

ketabton.com - The Digital Library

جسارت کررهے تھے، مردوں کو زنده کرنا رب تعالی کیلئے آسان هے اس بارے میں الله تعالٰی فرماتاہے ۔

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾	سوائےاس کے نہیں وہ تو ایک اونچی آواز هے (١٣)

پھر یقینًا وہ ایک اونچی آوازهے، (انکا پلٹنا کچھ مشکل نہیں ھوگا) صرف اور صرف صورمیں پھونکنے کی آواز آئیگی اور دوسری زندگی کا آ غاز ہوجائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ دوسری مرتبہ کا پھونکنا ایک آواز سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے، اور اس کی تکمیل ہونے سے ہم پر کوئی مشقت نہیں پڑے گی، جی ہاں!جب صور پھونکا جائے گا،تو ہم ان کو پہلی پیدائش کی طرح دوسری زندگی کی طرف لوٹائیں گے، اور جیسے ہم موت دیتے ہیں ویسے زندہ بھی کریں گے،"زجر" کسی کو دھتکارنا کسی جگہ سے اونچی آواز کے ساتھ

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾	پھراس وقت میدان حشرمیں آ جمع هونگے (١۴)

اچانک وہ ایک چٹیل میدان میں ہوں گے، اچانک سب کے سب اٹھیں گے اور محشر کے وسیع و عریض چٹیل میدان میں کھڑے ہوں گے۔
اس مقام پر الله نے فرشتوں کی قسم کھائی هے که وه الله کی طرف سے سپرد کرده ذمه داریوں کو کس تندهی او رتیزی سے مکمل کرتے هیں ۔
اس قسم میں چند احتمالات هیں:

(1) که جس چیزکے اثبات کے لیے قسم کھائی هے وه هے بعد از مرگ زندگی اور سزاء وجزاء۔
(2) اثبات قیامت کے لیے قسمیں کھائی هیں ۔
(3) جن امور کے اثبات کے لیے قسم کھائی گئی هے اور جن کا قسم میں ذکر هے وه ایک هی چیزهے ۔
(4) الله نے فرشتوں کی قسم کھائی تاکه فرشتوں کا وجود ثابت هو، اس لیے که فرشتوں پر ایمان لانابھی ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن هے، اسی طرح ان فرشتوں کے ذمه لگائے گئے امور سزاء وجزاء کا ایک سبب هے، چاهے قبل ازمرگ هو یا بعد ازمرگ یا موت کے وقت ، یه سزا ء اور جزاء دینا بھی فرشتوں کی ذمه داری هے ۔

"ساهره" سطح زمین کو کہتے ہیں، اور اکثر اس زمین کو کہا جاتا ہے جو مسلسل رات دن گھاس اُگاتی رہے، اس طرح کہ اس کو کسی قسم کا آرام اور نیند نہ

ketabton.com - The Digital Library

ہو ، ساھرہ بھی قیامت کے میدانوں میں سے ایک ہے ، کہ اس کو حاضر اور تیار کیا جائے گا ، اور انسان اس میں حساب و کتاب کے لیے صف باندھیں گے۔

محترم قارئین:

بابرکت آیات(15 تا 22) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعے کا مختصر ذکر کیا گیا ہے:

ہَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰىۘ۱۵	کیا پہنچی ھے تجھ کو موسی کے واقعے کی خبر؟ (۱۵)

کیا موسی کی خبر تجھ تک پہنچی ہے ؟ یہ سوال ایک اہم معاملے سے متعلق ھے، جو واقع ھوچکاھے، یعنی: کیا اس کی خبرتجھ تک پہنچی ھے؟

واضح رہے کہ: کافروں کی طرف سے آخرت اور قیامت کا انکار اور اس کا مذاق اُڑانا، بنیادی طور پر کسی فلسفے کا رد نہیں تھا ، بلکہ یہ پیغمبر خدا کی تکذیب تھی، اور وہ سازشیں تھیں جو انہوں نے محمد صلی الله علیہ وسلم کے خلاف کیں، بلکہ نبی صلی الله علیہ وسلم کی دعوت کو نقصان پہنچانے کے لیے تھیں، اس آیت میں خطاب ہے نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کو تسلیت کے ارادے سے ان کے قوم کی تکذیب کے مقابلے میں ، یعنی:اے الله کے پیغمبر!جان لو کہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ اسی طرح تھا ، کیونکہ اسے فرعون کی دعوت میں بھی انکار کا سامنا کرنا پڑا ، اور کافی مشکلات ان کو برداشت کرنی پڑیں،چنانچہ یہ آیت دھمکی ہے کفار کے لیے ، اگر وہ جھٹلاتے رہے تو ان کا وہی انجام ہوگا جو فرعون اور اس کی قوم کا ہوا ،جو ان سے طاقتور اور شان و شوکت والے تھے، اور خدا سبحانہ و تعالیٰ نے جس طرح فرعون اور اس کی قوم کو جہاں والوں کے لیے عبرت کا نشان بنایا، ان کو بھی ان کے انجام سے دو چار کرے گا۔

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًىۚ۱۶	جب اس کے پروردگار نے اس کوطوی کی مقدس زمین پر پکارا (16)

طُویٰ: وہ مقام ھے جھاں پر الله تعالی نے موسی علیه السلام سے بات کی، اور انہیں رسالت عطافرماکر برکت دی، اور وحی کے ساتھ مبعوث فرماکر انہیں برگزیدہ اور منتخب کیا۔

پھر ان سے فرمایا:

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰىۖ۱۷	(رب نے کھا) جافرعون کے پاس بیشک اس نے سرکشی کی ھے (17)

جاؤ فرعون کی طرف اس نے سرکشی ونا فرمانی کی ھے، یعنی : فرعون کے پاس جاؤ اور اس کے ساتھ مشفقانه اور نرم لھجے میں بات کرو، اور اسے بغاوت وسرکشی اور شرک ونافرمانی سے روکو.

ketabton.com - The Digital Library

لعلّه یتذکراویخشی: شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈرجائے
"فرعَوْنَ"مصر کا بادشاہ:سب سے پہلا بادشاہ جس نے خود کو فرعون کا لقب دیا اس کا نام "اختاتون" تھا،اور موسیٰ علیہ سلام کے زمانے کا فرعون "رامس"تھا جو خود کو معبود سمجھتا تھا،اور کہتا: "کہ میں سب سے اعلیٰ رب ہوں تمہارا"
"أنا ربکم الاعلی"(24)فرعون کا معنی ہے: "مصر میں ایک بہت بڑا گھر یا محل"بعد میں یہ لفظ افراد کی عظمت اور بادشاہی کے لیے استعمال کیا گیا،یوسف علیہ سلام کے زمانے میں مصر کے بادشاہوں کو ملک کہا جاتا تھا، اور موسیٰ علیہ سلام کے زمانے کا بادشاہ رامس روم فرعون سے مشہورتھا انتہائی ظالم اور قدرت طلب انسان تھا،اس نے تمام سکّوں پر اپنے نام کی مہر ثبت کردی اور سب کچھ اپنے قبضے میں کرلیا ، اس وقت مصر کے لوگ دو گروہوں پر مشتمل تھے:
(1) قبطی:مصر کا مالدار طبقہ، بادشاہ(فرعون).
(2)بنی اسرائیل:مصر کے عام اور فقیر لوگ جو یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، اور یوسف علیہ السلام اور اس کے خاندان کے آنے کے بعد مصر میں رہنے لگے اور پھیل گئے.

فَقُلْ ہَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَـزَكّٰى ۙ۱۸	کھدو: کیا تو چاھتاھے جس چیزپر تم ھو اس سے نجات پاکر پاک ھوجاو (۱۸)

پھر کھدو : (کیا تم چاھتے ھو ایسی خوبصورت وپسندیدہ عادت اپناؤ جسے عقلمند لوگ حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوش کرتے ھیں، اور وہ یه ھے که) خود کو پاکیزہ بنالو، اور کفر وشرک ونافرمانی کی آلودگی سے خود کو بچاکر ایمان اور نیک اعمال کی طرف چلے آئے؟
"فَقُلْ"تو کہو؛ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آیات میں دعوت کا طریقہ سکھاتا ہے، اور کہتا ہے کہ بد ترین لوگوں کے ساتھ بھی نرمی اور اخلاق سے پیش آنا چاہئیے، اس طرح پہلی فرصت میں موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم دیا گیا.

وَاَہْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ۱۹	اور تجھ کو تیرے رب کے طرف راہ بتلاؤں تاکه تجھے ڈر ھو (19)

اور تجھے رب تعالی کی طرف راہ دکھاؤں، اور اللہ تعالی کی رضا وغضب کے عوامل تجھ کو بتاؤں؟ (فتخشی) پھرجب تم سیدھا راستہ پہچان لوگے تواپنے رب کے سامنے جھک جاؤ گے ، لیکن فرعون نے اس چیز کو قبول کرنے سے انکارکردیا جس کی طرف موسی علیه السلام نے اس کو دعوت دی .

ketabton.com - The Digital Library

مفسر زمخشری نے کہا ہے کہ: انہوں نے خوف کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ امر و فرمان کا معیار ہے، جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اس کی طرف سے ہر بھلائی آتی ہے، اور اس نے اپنے خطاب کو ایک ایسے استفہام سے شروع کیا ہے جو تجویز کے معنی میں ہے۔

جیسا کہ انسان اپنے مہمان سے کہتا ہے:مگر آپ ہمارے ساتھ رہنا نہیں چاہتے؟ اور اس کے پیچھے وہ نرم اور محبت بھری گفتگو لے کر آئے ہیں، تاکہ انہیں مہربانی اور نرمی سے بلائیں اور دعوت دیں اور بردباری سے اسے بغاوت اور سرکشی سے نکالیں، جیسا کہ سورہ طٰہٰ(آیت:44) میں ہے: (فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّہٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى۴۴) ترجمہ:"اور اس سے نرمی سے بات کرناشاید وہ غور کرے یا ڈر جائے"

لیکن جس چیز کی طرف موسیٰ علیہ السلام نے اسے بلایا اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

فَاَرٰىہُ الْاٰيَۃَ الْكُبْرٰى۲۰	پھردکھلایا(موسی نے) اس کو بڑا معجزہ (۲۰)

تو (موسی) نے ایک بڑامعجزہ اسے دکھایا، موسی علیه السلام فرعون کے پاس گیا اپنے عظیم معجزہ (یعنی لاٹھی کا اژدہا بننا) اسے دکھایا.

یہاں لفظ کا ایک حصہ محذوف ہے، یعنی:موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گیا اسے بلایا اور اس سے بحث اور گفتگو کی، پھر جب فرعون نے ایمان لانے سے انکار کیا، تو عظیم معجزہ(اپنے رسالت کی دلیل) اسے پیش کیا جوکہ ایک لاٹھی کاچلتے ہوئے سانپ میں تبدیل ہونا تھا۔

مفسر قرطبی فرماتے ہیں:اسے بڑی نشانی دکھائی یہ معجزہ ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہی: آیۃ کبری سے مرادعصا ہے (تفسیر قرطبی: 202/19)

الآیۃالکبرٰی: بڑی نشانی

(1)لاٹھی جو سانپ بن گئی۔

(2)ید بیضاء: موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ جو سفید اور نورانی ہوا۔

موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو ٹونہ عام تھا اس لیے ان کے معجزات اس وقت کے حالات کے مطابق تھے، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادب، فصاحت، بلاغت اور گفتگو اور الفاظ و کلمات بہت اہم اور عام تھے۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى۲۱	پھر جھٹلایا اس نے اور نافرمانی کی (۲۱)

لیکن اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ، فرعون نے موسی علیه السلام کو جھوٹا کہا، اور اس کی لائی ہوئی نبوّت کو نہیں مانا، اورجو کچھ رب تعالی کی طرف سے ساتھ لائےتھےاس سے انکار کیا۔

ketabton.com - The Digital Library

"فَكَذَّبَ" زبانی تکذیب، " وَعَصٰی"یعنی:عملی تکذیب: بغاوت اور سرکشی کا اعلان یہ فرعون کا سب سے پہلا انحراف تھا، اس نے جھٹلایا، واضح اور کھلی چیزوں کو جھٹلایااور سرکشی و نافرمانی کی، وہ اور بھی آگے بڑھ گیا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۲۲	پھر پیٹھ پھیرا اور چلا (موسی سے مقابلے کے لئے) تلاش کرتا ہوا (22)

لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کی پیروی سے ظلم و زیادتی کے ساتھ روکا، اور لوگوں کو قتل کرکے اور غلام بنا کر زمین پر فساد شروع کیا، "ثُمَّ اَدْبَرَ"اس نے ایمان سے منہ موڑا اور ایمان نہ لایا، " يَسْعٰى"کوشش کی، اور موسیٰ علیہ السلام کی ناکامی کے بارے میں سوچا، فرعون نے اپنی پوری قوت سے کوشش کی کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کامیاب نہ ہو، واضح رہے کہ: فرعون نے عام لوگوں سے کہا: میں رب ہوں، لیکن وہ ان دو نام(میں اور رب) کا مفہوم نہیں جانتا تھا، اس لیے کہ اگر "رب" کی حقیقت کو جانتا تو کبھی مخلوق سے نہیں ڈرتا، اور اگر "میں" کا مفہوم جانتا، اگر وہ "میں" کی حقیقت سمجھتا تو حیوان جیسے محض جسم و جان کا پابند نہیں ہوتا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۲۳	پھر (جادو گروں کو) جمع کیا اور لوگوں کو بلایا (۲۳)

یا یہ کہ لوگوں کو میدان میں اکٹھا کیا تاکہ جو کچھ ہورہا ہے مشاہدہ کریں، پھر وہ خود ایک پکارنے والے منادی کے زریعے پکارا اس مجمع میں۔
" فَحَشَرَ"سب کو جمع کیا،(قبطیوں کو اور بنی اسرائیل، سپاہی، جادوگروں کو)

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۲۴	پھرکھا: میں ھوں رب تمھارا سب سے اونچا (۲۴)

فرعون نے اپنے لشکرکو جمع کیا اور پکارکر ان سے کہا: (میں تمھارا سب سے اونچا رب ھوں مجھ سے بڑھ کر کوئی رب نہیں) اس نے یہ کام لوگوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لیے کیا لوگوں نے اس کی بات پریقین کیا، اور اس کے باطل کوقبول کیا، کیونکہ وہ ان لوگوں کی عقلوں سے کھیل رہاتھا ۔

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۲۵	پھر اسے الله نے دنیا وآخرت کے عذاب میں گرفتارکیا (25)

رب تعالٰی نے اسے دنیا وآخرت کے عذاب میں مبتلاکردیا (پھر الله نے اسے آخرت کے عذاب (شدید ترین عذاب) اور دنیا کے عذاب میں (دریا میں غرق کرنے کے ساتھ) پکڑا، "فَاَخَذَهُ اللّٰهُ" الله نے اس سے انتقام لیا تاکہ دوسروں کیلئے عبرت ہو اور ظالم لوگ توبہ کریں۔

ketabton.com - The Digital Library

" الْاٰخِرَةِ ": آخرت "الْأُوْلٰی" دنیا، اللہ تعالیٰ نے فرعون کو عذاب آخرت میں تب پکڑا جب اس نے کہا: (اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى) اور عذاب اولیٰ یعنی دنیا میں جب اس نے کہا: (ما علمت لکم من الہ غیری) پکڑا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ؏ ۲۶	اس (موسی وفرعون کے واقعہ) میں درس عبرت ھے اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے (26)

یقینًا اس میں (موسی علیه السّلام اورفرعون کے واقعے میں درس عبرت ھے ان لوگوں کیلئے جو اللہ سے ڈرتے ھیں، اللہ نے موسی اور فرعون کا واقعه بیان کیا اور اس کے ذریعے یه یاد دهانی کروائی کہ فرعون کو جوسزاء دی گئی اس میں تمام سرکشوں اور جھٹلانے والوں کے لیے درس عبرت ھے ، اسی طرح اس میں قیامت کی طرف بھی توجه دلائی گئی ھے ، قیامت میں دوباره زنده کیے جانے کے امکان کی بھی دلیل ھے، اس کے علاوه انسانوں کویه بھی بتایاگیا ہے کہ اللہ نے انھیں کتنی نعمتیں عطاکی ھیں تا که وه شکر گزاری کریں، یه شکرگزاری اللہ کی معرفت کا سرچشمه ھے ، سب سے پهلے منکرین بعثت کو استفهام انکاری سے مخاطب کیا یه توبیخی اندازھے ، یعنی ڈانٹ ڈپٹ ھے که کیا تم جو مرنے کے بعد زنده هونے کو ناممکن سمجھتے هو تو کیا تمهارا پیدا کرنا زیاده مشکل ھے یا اتنے بڑے آسمان کا بیدار کرنا؟

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۲۷	تمهارا بنانا مشکل ھے یا آسمان کا خدا نے اسکو بنایا؟ (27)

(اے قیامت کے منکرو!) کیا تمهاری پیدائش (دوباره مرنے کے بعد) زیاده سخت ھے ، یا اس آسمان کی تخلیق جس کو اللہ تعالی نے اس حیران کن عظمت اور حیرت انگیزترتیب ونظام کے ساتھ تمہارے سروں کے اوپر ایک خیمے اور چھت کی طرح قائم کیاھے؟

مفسر فخر رازی کہتے ہیں کہ: اللہ نے انہیں ایک ایسی چیز سے روشناس کرایا ہے، جسے آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے، کیونکہ جب چھوٹی اور کمزور انسانی تخلیق کا موازنہ آسمان کی تخلیق اور اس کی عظمت و بڑائی کے ساتھ کیا جائے تو انسانی تخلیق آسان ہوجاتی ہے، جب معاملہ ایسا ہو تو ان کو واپس لوٹانا بھی زیادہ آسان ہےپھر کیوں اس کا انکار کرتے ہیں؟(تفسیر کبیر:43/31) جیسا کہ سورۂ غافر کی آیت "57" میں فرماتے ہیں: (لَخَـلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۵۷) ترجمہ:"آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

ketabton.com - The Digital Library

" بَنٰہَا" اس نے اسے مضبوط اونچا اور بغیر ستونوں کے آپ کے سر کے اوپر بنایا، پھر مزید وضاحت کے ساتھ بیان کرکے فرماتے ہیں:

رَفَعَ سَمْکَہَا فَسَوّٰىہَا ۲۸	اونچا کیا اس کی بلندی کو پھر اسکو برابرکیا (28)

اس نے آسمان کی اونچائی کو بڑھایا، اور اسے آپ کے اوپر بغیر دراڑ اور سوراخ کے چھت بنایا، ابن کثیر نے کہا: عمارت کے لحاظ سے بلند و بالا اور فضا کے اعتبار سے خوب کشادہ اور چوڑا اور تمام کناروں کو بالکل برابر بنایا، پھر اندھیری راتوں میں خوب چمکنے والے ستارے اس میں جڑ دئیے۔(مختصر تفسیر ابن کثیر)

وَاَغْطَشَ لَيْلَہَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىہَا ۲۹	اور تاریک کردی اس کی رات اور روشن کردیا اس کا دن (29)

ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: اور اندھیرا بنادیا اس کی رات کو اور روشن کیا اس کے دن کو.(مختصر تفسیر ابن کثیر)

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىہَا ۳۰	اس کے بعد زمین کو (بیضوی شکل میں) صاف بچھادیا (۳۰)

مفسرین کہتے ہیں کہ: یہ قول زمین کے گول ہونے کے منافی نہیں ہے، چونکہ وہ یقینی چیز ہے، حتی کہ امام فخر رازی فرماتے ہیں: زمین شروع میں ایک دائرے کی شکل میں تھی، پھر خدا نے اسے طول دیا اور پھیلایا، اور " دَحٰىہَا"کا معنی صرف پھیلانا نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب ہے زمین کو ہموار اور تیار کیا گھاس اور پودوں کے اگنے اور خوراک کے لیے، آیت "اَخْرَجَ مِنْہَا مَآءَہَا وَمَرْعٰىہَا" اس کی دلیل ہے، تمام بڑی چیزیں ہموار اور برابر دکھائی دیں گی۔(تفسیر کبیر:48/31)

" دَحٰىہَا": کسی چیز کو اس طرح حرکت دینا کہ گرتا اور گول گھومتے جیسا ہو، یہ بھی زمین کے کُروی یا بیضوی شکل میں ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین ایسی ہی پیدا کی ہے، تاکہ اس میں وضعی اور عبوری حرکات پیدا ہوجائیں، اسی طرح سورہ نبأ میں ذکر ہوا ہے کہ یہ حالت رات، دن اور چار موسموں کو پیدا کرتی ہے۔

اَخْرَجَ مِنْہَا مَآءَہَا وَمَرْعٰىہَا ۳۱	باھرنکالا اس سے اس کا پانی اورچارہ (۳۱)

یعنی زمین کو خشک نہیں چھوڑا، بلکہ زمین کی ترقی اور نشونما کی تمام ضروریات آپ کے اختیار میں دے دیں، جیسے: پانی، آبادکاری، سرسبز چرا گاہیں چوپایوں کے لیے۔

ketabton.com - The Digital Library

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا۝٣٢	اورپہاڑوں کومضبوط کھڑا کیا (۳۲)

اور مضبوط میخ کی طرح زمین میں لاکر پھیلایا، تاکہ زمین آرام پکڑے اور اس میں رہنے والے امن و سکون سے رہیں۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۝٣٣	تمہارے اورتمھارے چوپایوں کے فائدے کیلئے (۳۳)

تمھارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کیلئے (ھم نے ان سب کو ترتیب دیاھے، اور ان کو فرمانبردار بنایاھے)، جس ذات نے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا، ان کی دوبارہ تخلیق سے عاجز نہیں ہے، بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے مظاہر کو انسانوں کی تخلیق اور ان کی زندگیوں کی ترتیب کو دلیل کے طور پر بیان فرمایا، اس کے بعد اپنی قدرت کے دلائل ان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے اور ان کے حساب اور سزا کو اچھے اسلوب اور واضح انداز میں بیان کیا اور فرمایا:

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى۝٣٤	جب بڑا حادثہ برپا ہوگا (قیامت کی سخت اور ناقابل برداشت مصیبت) (۳۴)

جب آئےگا وہ بڑے حادثے کادن (قیامت کا سخت اور ناقابل برداشت دن) ابن عباس رضؓ نے کہا: اس سے مراد قیامت ہے، اور "طَآمَّةُ" اس لیے کہا گیا کہ وہ ہر چیز پر غالب آجائے گی، یہ اپنی ہولناکی کی وجہ سے ہر دوسری مصیبت پر چھا جائے گی۔
سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ"طَآمَّةُ" سے وہ ساعت مرادہے جس وقت جہنمیوں کو "زبانیہ" کے حوالے کیا جائے گا، " الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى" قیامت، دوسری نفخہ ہے، یعنی حشر، سب سے اہم حادثہ ہے، ایسا حادثہ ہے جو ناقابل برداشت ہے، ایک ایسا واقعہ جو انسانی دماغ اور ذہن میں نہیں سماسکتا، جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا، سب سے بڑی مصیبت سب کے لیے نہ کہ خاص لوگوں کے لیے، جب "طَآمَّةُ " آتا ہے، اور جیسا کہ ہم نے کہا "طَآمَّةُ "ایسے واقعے کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو گھیر لیتا ہے اور دوسرے حادثوں سے بڑا اور ہولناک ہے، اور اس کی طرح کچھ بھی نہیں ہےنہ عاد کی ہوا اور نہ ثمود کی صیحہ(چیخ) اور نہ "یومِ الظُّلّۃ" کا رجفۃ (سائبان والے دن کا عذاب) اس طرح کہ کوئی بھی اس گھیرے اور دائرے سے باہر نہیں ہے، اور چھا جانے والے اور "کبرٰی"کے قید سے اس کے معنی میں اضافہ کرتا ہے کہ یہ واقعہ دیگر واقعات سے مختلف ہے، چاہے زلزلہ ہونے کے نقطہ نظر سے ہو، کیونکہ یہ زلزلہ دوسرے زلزلوں

ketabton.com - The Digital Library

کے برعکس، پوری دنیا کو الٹ دے گا، یا چاہے کبرٰی ہونے کے نقطہ نظر سے ہو جو بڑا اور ناقابل تصور ہے، وہاں تو کام ہاتھ سے نکل چکا ہوگا، اس وقت اس بات کی کوئی قدر و قیمت اور حیثیت نہیں ہوگی کہ انسان غفلت کے نیند سے بیدار ہوجائے۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعٰى ۙ۳۵	جس دن یاد کریگا انسان اپنی کوشش کو جو اس نے کی تھی (۳۵)

اس لیے کہ اسے یقین ہوگا کہ اب اس سے پوچھ گچھ ہوگی، اور وہ اپنے اعمال کے بارے میں جواب دہ ہوگا، " مَا سَعٰى"دنیا میں خیر اور شر میں سے جو عمل اس نے انجام دیا ہوگا، اعمال کو یاد کرنے کے بارے میں مفسرین کے تین قول ہیں:

(1)جب فرشتے، زمین جسم اور جسم کے تمام اعضا اور سب چیزیں بولنے لگیں گی اور گواہی دیں گی، اس وقت انسان اپنے اعمال کو یاد کرے گا۔

(2)جب انسان کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا، یاد کرے گا۔

(3)جب رب تعالیٰ کے سامنے حساب و کتاب ہوگا تو الله تعالیٰ انسان کو سب چیزوں کی یاد دلادے گا، اور اسے اس کا اعمال نامہ دکھا دیگا، یہ وہ وقت ہوگا جب انسان یاد کرنے کے لائق بنے گا ، غفلت سے جاگے گا، اور اپنے اعمال کے سلسلے میں جو کچھ کیا ہے یاد کرلے گا کہ "مَا سَعٰى" اس نے کیا کیا ہے؟ اور اس کی حرکات و سکنات کس سمت میں تھیں؟

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۳۶	اور دوزخ ظاهر کردی جائے گی دیکھنے والے کیلئے (۳۶)

قیامت کے دن دوزخ کی آگ انسانوں کی آنکھوں کے سامنے لاکر مخلوق کو دکھائی جائے گی، جہنم میں ستر ہزار لگامیں اور کڑے ہوں گے، اور ہر ایک ستر ہزار فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: (يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا) (مسلم: 2842)

قیامت کے دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار رسیاں ہوگی، جن سے اسے چلایا جارہا ہوگا، اور ہر رسی پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہوں گے، جو اس کے ذریعے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔نبی کریم صلی الله علیہ وسلم فرماتے ہیں:(تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ القِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُولُ: إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ، بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالمُصَوِّرِينَ) (سنن ترمذی: 2574)(و مسند احمد:8430) حکم البانی:صحیح

ketabton.com - The Digital Library

قیامت کے دن آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں، دو سننے والے کان اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بات کر کے کہے گی کہ آج میں تین لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں، ظالم اور جابر شخص پر، اور اس شخص پر جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کرتا تھا، اور تصویر بنانے والوں پر ۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾	البتہ جس نے سرکشی ونافرمانی کی ہوگی (۳۷)
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾	اور دنیا کی زندگی کو (آخرت کے مقابلے میں منتخب کرکے) ترجیح دی ہوگی (۳۸)

ان آیات میں انسان کی سعادت وشقاوت کے اصولوں کا نقشہ نہایت خوبصورت اور نصیحت آموز انداز میں کھینچاگیاھے۔
انسان کی شقاوت وبدبختی کو نافرمانی اور دنیاپرستی کانتیجه، اور اس کی خوشی اورسعادت کو خوفِ خدا کا ثمرہ؛ اور نفسانی خواھش کا ترک کرنا بتایاگیاہے، نیزتمام انبیاء واولیاء کی تعلیمات کا خلاصہ یہی ھے، خواھشات کی پیروی کرنا عقل پر پردہ ڈال دیتاہے، اور انسان کے بُرےاعمال کو اس کی نظروں میں مزیّن کردیتاھے، پهچان ا ورتشخیص کے احساس کو جو اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت اور انسان وحیوان میں ایک فرق ھے ا سے چھین لیتاھے، اور انسان کو خود میں مشغول کردتیاھے ۔

فَاِنَّ الْجَـحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾	(تو پھر جان لے) دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے (۳۹)

پهلا جملہ ان کے فاسد عقیدے کی طرف اشارہ کرتاھے ، اس لئے که ان کی نافرمانی ان کے تکبر کی وجه سے ھے، اور ان کا تکبر اللہ تعالی کی عدم معرفت کی وجه سے ھے، جو کوئی بھی اللہ تعالی کی عظمت کو پهچانتاہے وہ اپنے آپ کو حقیر اور کمزور سمجھتاہے، وہ کبھی بھی اپنے قدم عبودیت کے راستے سےباهر نهیں رکھتا ۔
دوسرےجملے میں ان کے فاسد عمل کی طرف اشارہ ھے، اس لیےکه نافرمانی اور سرکشی کا نتیجه یه نکلتا ھے که انسان اس عارضی اور جلد ختم هونے والی دنیا کی آسائشوں اور اس دنیا کی رنگینیوں کو بهت قیمتی سمجھنے لگتاھے اور انهیں هرچیز پر مقدم رکھتا ھے۔

ketabton.com - The Digital Library

گویا یہ دونوں (سرکشی اور نتیجہ) ایک دوسرے کے لیے علت اور معلول ھیں۔ عقیدے کا بگاڑاورنافرمانی عمل میں فساد کا ذریعہ اور ناپائیدار دنیا کی زندگی کو ھرچیز پرترجیح دینے کا سبب ہے۔
آخرکار یہ دونوں دوزخ کی جلانے والی آگ ھے تیسرے جملے میں اس کی طرف اشارہ کیاگیاھے، اس کے بعد جنتیوں کے اوصاف کا ذکر دومختصر اورنہایت پُرمعنی جملوں میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ھیں:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَى النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰى۝۴۰ۙ	اور جو کوئی ڈرا ھو اپنے رب کے سامنے کھڑے ھونے سے اور روکاھو اپنے نفس کو خواھشات سے (۴۰)
فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِيَ الْمَاْوٰى۝۴۱ۭ	یقینا بھشت ھی اس کا ٹھکانہ ھے (۴۱)

جنت دار السلام یا دار النعیم: بے انتہاء جسمانی ، روحانی اور معنوی نعمتیں، دنیاوی لذتوں سے اعلیٰ لذتیں، جو صالحین اور متقیوں کا ٹھکانہ ہے، اس کےرہنے کی جگہ اور منزل ہوگی، کتنی اچھی اور دلکش جگہ ہے، جہاں بہتے چشمے اور فوارے، لمبے پلنگ، رکھے ہوئے پیالے، پہلو بہ پہلو تکیے، چوڑے بچھے ہوئے قالین، خوبصورت حوریں، نوجوان اور ہم عمر دوستوں کا دیدار ان کو عطا کیا جائے گا۔
روایت ہے کہ جب حضرت بلال ؓ جان کنی کے عالم میں تھے تو بے ہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے تو ان کی بیوی رورہی تھی، بلال نے اس سے کہا:مت رو، کل میں اپنے دوستوں:محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐکے ساتھیوں کا دیدار کروں گا۔

يَسْـَٔــلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَۃِ اَيَّانَ مُرْسٰـىہَا۝۴۲ۭ	تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ھیں کب واقع ھوگی (۴۲)

مفسرین کہتے ہیں: مشرکین قیامت کی اوصاف اور خبر میں سے صرف:طامہ، صاخّہ، اور قارعہ سنتے تھے، اور پھر طنزیہ انداز میں کہتے تھے: کب خدا اسے لائے گا، اور کب واقع ہوگا؟ تب یہ مبارک آیت نازل ہوئی:

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىہَا۝۴۳ۭ	تجھ کو کیا کام اس کے ذکر سے؟ (۴۳)

تو اس سے باخبر نہیں ہے کہ ان کو خبر دے، کیونکہ وہ پوشیدہ رازوں میں سے ہے کہ صرف خدا جانتا ہے، پھر کیوں تجھ سے اصرار کے ساتھ پوچھتے ہیں؟

ketabton.com - The Digital Library

اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَہٰىہَا۝۴۴	قیامت کے واقع ہونے کے وقت کی خبرتیرے رب کے پاس ھے (۴۴)

(اور اس کے وقوع سے تیرا رب ہی باخبرہے، تو نہیں)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىہَا۝۴۵	تم تو ڈرانے والے ہواس کو جو اس سے ڈرتاھے (۴۵)

آپ کا فرض صرف اور صرف ڈرانا اور تنبیه کرناھے ان لوگوں کو جو قیامت سے ڈرتے ھیں (اورحق تلاش کرنے اور حق کو اپنانے کا جذبه رکھتے ھیں)لیکن اس کے ظہور کے وقت کی اطلاع دینا تمھارےفرائض میں شامل نہیں ہے۔

كَاَنَّہُمْ يَوْمَ يَرَوْنَہَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِـيَّۃً اَوْ ضُحٰىہَا۝۴۶	جب اس کو دیکھیں گے تو انہیں لگے گا کہ وہ ایک رات یا ایک دن نہیں ٹھهرے تھے (دنیامیں) (۴۶)

جس دن قیامت کا قائم ھونا دیکھیں گے ایسے محسوس کریں گے جیسے ایک شام یا ایک صبح بھی دنیا میں نہیں رہے .

ابن کثیر کہتے ہیں: اپنی زندگی کے دورانیے کو بہت ہی مختصر سمجھتے ہیں، ان کے خیال میں وہ دنیا میں نہیں ٹھہرے مگر ایک رات بھر یا دن بھر۔

اور اس طرح سوره نازعات "حشر و بعث" کے اثبات کے ساتھ اس کا اختتام کیا جاتا ہے، وہ مضمون جس پر سورت کے شروع میں قسم کھائی گئی تھی، تاکه شروع اور اختتام ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو۔

ملک الموت کی ذمه داری

سب سے پهلے یه سمجهنا چاهیے که ملک الموت کی ذمی داری صرف انسانوں اور دوسری مخلوقات جیسے فرشتوں، جنوں، اور جانوروں کی روحوں کو قبض کرناھے، جیساکه رب تعالی فرماتے هیں: قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ۝۱۱ (سجده : ۱۱)

یعنی : کهدیجئے: جس فرشتے کو خدا نے تمهاری روحوں اور سانسوں کو قبض کرنے کیلئے مقرر فرمایاھے، (وه اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمهاری موجودگی کی جگه پر آئیں گے، اور) تمهاری روحیں قبض کر لیں گے .

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ: پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤگے، پهرتمهارے اعمال کے مطابق تمہیں جزاوسزا ملے گی، اور تم نے مرنے کے بعد دوباره جی اٹھنے سے انکار کیاتھا، اب دیکھو اور سوچو خدا تعالی تمهارے ساتھ کیا کریگا! اس آیت مبارکه سےهمیں یه پته چلتاھے که ملک الموت انسانوں کی روح قبض کرنے کیلئے مأمور ھے، لیکن حیوانات کی روحیں کیسے اور کس کی وساطت سے قبض هوں گی ؟ اس بارے میں کوئی صریح حدیث موجود نهیں ھے .

ketabton.com - The Digital Library

لیکن موضوع روایات اس بارے میں موجود هیں که (آجال البهائم کلها من القمل والبراغیث والجراد والخیل والبغال کلها والبقر وغیرذلک ، آجالها فی التسبیح ، فاذا انقضی تسبیحها قبض الله ارواحها ولیس ملک الموت من ذلک شیئ)
ترجمہ:تمام حیوانات جن میں چیونٹی، پسو، ٹڈی ، گھوڑا، خچر ، گائے ، اور دوسرے حیوانات (شامل هیں) کی موت ان کی تسبیح کی مدت کے ساتھ منسلک ہے، جب بھی ان کی تسبیح کےبیان کرنے کا زمانه اپنی انتها کو پہنچا تورب تعالی ان کی روح قبض کریگا۔
جبکہ ملک الموت کا اس میں کوئی کردار نهیں هوگا، لیکن جیسا که هم نے کها که یه حدیث موضوع هے علامه البانی رحمه الله نے السلسلة الضعیفه (188/4) میں اس حدیث کوموضوع کهاهے ۔
چنانچہ بعض علمانے کهاهے که: ملک الموت تمام مخلوقات کی ارواح (انسان وحیوانات) کوقبض کرتا ہے، بعض اهل علم نے کهاکه الله سبحانه وتعالی خود حیوانات کی ارواح قبض کرتا ہے، نه که موت کے فرشتے ۔
ملاحظه کریں: (التذکره للقرطبی صفحه (75)، (الفواکه الدوانی: 100/1)
شیخ ابن عثیمین اس مسئله پرانسان کو مکلّف نهیں سمجهتے ، اور اس میں بحث کرنے کو بے فائده سمجھتےهیں، جیساکه ان سے حیوانات کی روح قبض کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انهوں نے جواب دیاکه: (آپ کا نظریه کیاهے؟ اگر آپ سے کهاجائے که ملک الموت حیوانات کی روح قبض کرنے پر مأمورهے یا نهیں ، اس کا کیا فائده هے؟ کیا صحابه کرام نے اس کے متعلق رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سوال کیاتها، حالانکه وه دوسروں کی به نسبت بهت زیاده سیکهنے اور علم حاصل کرنے میں حریص تهے، اور رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کے سوالوں کے جواب دینے میں سب زیاده دلچسپی رکهتے تهے اورجواب دینا اپنی ذمہ داری سمجهتے تهے، اس کے باوجود صحابه کرام نے ان سے کبهی بهی ایسا سوال نهیں کیا، جو کچھ رب تعالی اس بارے میں بیان فرماتے هیں وه یه هے : (قُلْ يَتَوَفَّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ..) یعنی ملک الموت انسانون کی روح قبض کرنے پرمأمور هے، لیکن غیر انسانوں کی ارواح کے بارے میں کچھ بھی ثابت نهیں هے، اس کا علم صرف الله کو ہی ہے ۔
(لقاء الباب المفتوح: 146/ 11).

پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی رحلت:

نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی زندگی کے آخری روز جب آپ صلی الله علیه وسلم پر موت کی سختیاں آئیں، اور جب اسامہؓ آپ کے پاس آئے تو ، آپ صلی الله علیه وسلم بات نهیں کرسکتے تهے، صرف اپنے هاتهوں کو آسمان کی طرف اٹهاتے ، پهر اسامه پر رکهتے تهے، جب اسامه متوجه هوتے تو آپ صلی الله

ketabton.com - The Digital Library

عليه وسلم ان کے کیلئے دعا فرماتے، عائشه رضی الله عنها پیارے پیغمبر کو اپنی آغوش میں لئےھوئے تھیں۔
اس دوران عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ھوئے اس کے ھاتھ میں مسواک تھی، پیارے پیغمبر صلی الله علیه وسلم اس مسواک کودیکھ رھے تھے، حضرت عائشه رضی الله عنها نے پوچھا: مسواک لے لوں آپ کیلئے؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے سرکے اشارے سے فرمایا: ھاں ، حضرت عایشه رضی الله عنها نے اپنے بھائی سے مسواک لیکر خوب چبھائی اور نرم کرکه آپ کو دے دی ۔
پیارے نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے مسواک اپنے منه میں رکھی اور مسواک کرتے ھوئے اس جملے کو دوہراتے رہے: (فی الرفیق الاعلی) یعنی: میں پسند کرتاھوں که رفیق اعلی سے ملوں، اور اپنے دست مبارک کو پانی کے برتن میں جو ان کے پاس رکھا ھوا تھا ب ڈبو رھے تھے اور اپنے چھره مبارک پرمل رھے تھے، اور فرماتے تھے : (لا اله الاالله ان للموت سکرات) لا اله الا الله ! سکرات موت بهت مشکل هیں.
جیسے ھی مسواک کرنے سے فارغ ھوئے اپنی انگلی گھرکی چھت کی طرف اٹھائی اور آپ کے لب مبارک حرکت کرنے لگے تو، حضرت عائشه رضی الله عنها توجہ کے ساتھ سننے لگیں آپ صلی الله علیه وسلم فرمارہےتھے: (مع الذین انعمت علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین، اللهم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی، اللهم الرفیق الاعلی) ۔
(ان لوگوں کے ساتھ جن پرتو نے انعام فرمایاھے: انبیاء صدیقین ، شهدا اور صالحین! یا الله مجھے بخش دے اورمجھے اپنی رحمت میں شامل کر، اور مجھے رفیق اعلی سے ملادے، یا خدایا: رفیق اعلی) .
یہ آخری جملہ تین مرتبه آپ نے دوہرایا، اور آپ کے ھاتھ ایک طرف کو گرگئے اور ر فیق اعلٰی سے جا ملے، (إنّا لله وإنّاالیه راجعون)
بخاری کتاب المغازی : (4437 و 4449) اورباب مرض النبی)
دوسری روایت میں ھے که فرمایا: (یا الله ! موت کی سختیوں میں میری مدد فرما، (ترمذی : کتاب الجنائز حدیث : 978)
لیکن سکرات موت سے متعلق اوپروالی حدیث میں اشاره ھوا که حضرت عائشه رضی الله عنها نے پیارے نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی آخری بات کو آخری دن میں نقل فرمایا کہ آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: (لااله الاالله إنّ للموت سکرات) یعنی : لا اله الا الله موت کی بهت سختیاں هیں ۔

ملک الموت کا تیزی سے عمل کرنا:

بهت سے لوگ کبھی کبھی سوچتے هیں که کس طرح ملک الموت ایک وقت میں بہت سارے انسانوں کی روح قبض کرلیتا ھے؟

ketabton.com - The Digital Library

سب سے پھلے یه وضاحت کرنا چاھتاھوں که روح قبض کرنے والے فرشتے کیلئے (عزرائیل) نام درست نھیں ھے، اس کا اصل نام ملک الموت ہی استعمال کرنا چاہیے، اس لئے که عزرائیل کے نام سے قرآن عظیم اور نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی احادیث میں کھیں بھی ذکر نھیں ھواھے .

بلکه یه نام اسرائیلیات میں سے لیاگیاھے بھتریه ھے که اسے چھوڑ دیاجائے، اور اس کے بجائے "ملک الموت" کا نام استعمال کیاجائے، اس لیئے که یه نام یعنی "ملک الموت" قرآن اور حدیث میں ذکر ھواھے.

ثانیًا: خدا تعالی نے جو طاقتور اوربڑے فرشتے پیدا فرمائے ھیں جیسے: ملک الموت، جبرئیل، میکائیل ، وغیره ان کو قوت وطاقت وسرعت ان کے کام کے مطابق عطا فرمائی ھے .

مجاھد رحمه الله فرماتے ھیں:

زمین ایک تھال کی طرح ملک الموت کے سامنے رکھی گئی ہے، اس طرح که جب چاھے کسی بھی روح کو اس میں سےقبض کرلیتاھے، قرآن کریم میں روح کا قبض کرنا کبھی خداتعالی کی طرف بھی منسوب ھواھے، جیسے آیت : (اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا) سورة الزمر: 42).

اور کبھی قبض ارواح کی نسبت فرشتوں کے طرف ھوئی ھے، جیسے: (الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۳۲) سورة النحل)

وَهُوَالْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۶۱) الانعام : 61)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ) سورة النساء : 97)

اور کبھی قبض روح کی نسبت ملک الموت کی طرف ھوئی ھے جیسے آیت : (قل یتوفاکم ملک الموت) سورة السجده : 11)

ان آیات کا یه معنی ھے که سب سے پھلے خدا انسانوں کو موت دیتاھے، اور اس کے حکم سے روح جسم سے خارج ھوجاتی ھے .

ثانیاً : ملک الموت کو ایسے ساتھیوں کی مدد حاصل ھے فرشتوں میں سے جو ایک انسان کی موت کےابتدائی مراحل کی تیاری کرتے ھیں، اس کے بعد ملک الموت روح کو جسم سے الگ کرتاھے، اور اپنی تحویل میں لیتاھے، پھر اس کو عذاب یا رحمت کے فرشتوں کے سپرد کردیتاھے، یھاں تک کہ وہ روحیں عالم برزخ میں قیامت کے دن تک نعیم میں یا عذاب میں رہیں گی .

یھاں یه بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمیں یہ سوچنے کے بجائے کہ ملک الموت ایک وقت میں بہت ساری ارواح کیسے قبض کرتاہے ، ہمیں سوچنا چاہیے کہ موت کے وقت اعمال کیا ہونے چاہئیں .

ketabton.com - The Digital Library

جنتیوں کے حالات:

جنت والے خوبصورت اوربهترین شکل وصورت کے ساتھ اپنے باب حضرت آدم علیه السلام کی شکل وصورت میں جنت میں داخل هونگے، اورکوئی شکل وصورت اتنی خوبصورت اور کامل نهیں هے، جس شکل وصورت کے ساتھ الله تعالی نے ابوالبشر کی تخلیق کی هے، خدانے حضرت آدم کو اپنے هاتهوں سے بنایاهے، اس کی تخلیق کی تکمیل فرماتے هوئے اس کو خوبصورت اندازمیں بنایا؛ چنانچہ جو کوئی بهی جنت میں داخل هو وه آدم کی صورت اور ان کےجسمانی ساخت میں هوگا۔

خدانے آدم کو بهت بلند قد کهجور کے درخت جیسا بنایاتها، جس کا طول ساٹھ (60) گزتها، صحیح مسلم میں حضرت ابوهریره رضی الله عنه سے روایت هے که آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: خدانے آدم کو اپنی صورت میں پیدا فرمایاتها، جس کے قد کی لمبائی ساٹھ (60) گز تهی؛ لہذا جو شخص بهی جنت میں داخل هوگا تو اس شکل وصورت میں داخل هوگا ، که اس کی لمبائی ساٹھ گز هوگی .

آدم علیه السلام کی تخلیق کے بعد انسانوں کےقد میں همیشه کمی هوتی رهی هے .

(صحیح مسلم : کتاب الجنة ، باب یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر : 2841)۔

جنتیوں کی صورتوں اورچهروں کی خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی یه هے که وه نوجوانوں کی طرح بغیر داڑهی کے هونگے، ایسا لگیگا که انهوں نے اپنی آنکهوں میں سرمه لگایا هواہے، اور وه تینتیس ساله (33) بن کر جنت میں داخل هونگے .

مسند احمد اور سنن ترمذی میں معاذ بن جبل سے روایت هے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا : (یدخل اهل الجنة جردًا مردًا کأنهم مکحلون ابناء ثلاث وثلاثین)

اهل جنت اس طرح جنت میں داخل هونگے جیسے مجرد اور بغیر داڑهی کے (بے ریش) ایسے خوبصورت هونگے، جیسے آنکهوں میں سرمه لگائے ہوئےهوں، اور 33 سال کےهونگے ، (صحیح مسلم : 7928)

دوزخیوں کی صورتحال:

دوزخ والے بهت هی هولناک شکل وصورت میں موٹا فربه (جن کے حجم کی مقدار کا الله کے علاوه کوئی اندازه نهیں کرسکتا) دوزخ میں داخل هونگے .

حضرت ابوهریره سے ایک حدیث مروی هے (مابَینَ منکبی الکافر مسیرة ثلاثة أیام للراکب المسرع) صحیح مسلم : باب النار یدخلها الجبارون (2190/4)

یعنی قیامت کے دن کافر کا جسم اتنا بڑا هوگاکه ایک تیزگهوڑسوار تین دن میں اسکے دونوں شانوں کے بیچ کا فاصلے طے کرسکے .

ketabton.com - The Digital Library

کافر کے جسم کا حجم اس لئے بڑا ہوگا تاکه اس کے عذاب میں اضافه ہو .
امام نووی ان احادیث کی تشریح میں فرماتے هیں:یه سب اس لئے هے که ان کی اذیت آخری حد کوپهنچ جائے ، یقینًا ان سب پر ایمان لاناواجب هے، اس لئے کہ رسول صادق المصدوق صلی الله علیه وسلم نے اس کی خبر دی هے، (شرح نووی مسلم : 186/17)
ابن کثیر ان احادیث کی تشریح وتوضیح کرتے هوئے لکھتے هیں : (لیکون ذلک انکی فی تعذیبهم، واعظم فی تعبهم ولهیبهم، کمال شدید العقاب : (لیذوقوا العذاب) (نهایة: لابن کثیر)
ان کے جسم کی یه بڑهوتری زیاده عذاب چکهنے کے لئے هے، جیساکه شدید العقاب والی ذات نے فرمایا: تاکه عذاب کوچکھیں).

قیامت کے دن بچوں کی حالت :

شرعی حکم یهی هے که: جو مسلمان بچے سن بلوغت سے پهلے وفات پاچکے هیں ان کا ٹهکانه جنت هوگا ان شاء الله ، رب تعالی فرماتے هیں: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّـتُهُمْ بِـاِيْمَانٍ اَلْحَـقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ ۝ كُلُّ امْرِيءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ۲۱ ۝ سورة الطور : 21)
جولوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد ان کی پیروی کرتے هوئے ایمان لائی، جنت میں ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملائیں گے، (تاکه اپنے بچوں کو اپنی آغوش میں پائیں اور ان سے محبت کا اظهار کرکےفرحت محسوس کریں)، بغیر اس کے که هم ان کے عمل سے بچوں کو دے دیں، یا اس وجه سے ان کے بچوں کی نیکیوں میں اضافه کردیں، یا اس واسطے سے ان کے گناهوں کوختم کردیں، کیونکه هرشخص اپنے عمل کا گروی هوگا جو اس نے کیاهے
حضرت علی رضی الله عنه نے آیت: (كُلُّ نَفْسٍۢبِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ۳۸ۙ ۝) (سورة مدثر: 38)سے مسلمان بچوں کے جنتی هونے کا استدلال کیا هے، اس لئے که ان بچوں نے ایسا کوئی عمل نهیں کیا جس کی ان سے بازپرس ہو .
امام بخاری رحمه الله نے اس عنوان کے تحت مستقل باب قائم کیاہے (فضل من مات له ولد فاحتسب) ، اور حضرت انس رضی الله عنه کی حدیث مندرجه ذیل تشریح کے ساتھ پیش کی هے که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: (مامن الناس مسلم یتوفی له ثلاث لم یبلغ الحنث الا أدخله الله الجنة بفضل رحمته ایاهم)
جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت هوجائیں تو خدا اسے اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائیگا.
امام احمد رحمہ الله نے معاویه بن صریم کی بیٹی خنساء سے بسند صحیح روایت کیا هے وه اپنے چچاسے روایت کرتی ہیں ، وه کهتے هیں کہ: میں نے نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے پوچها: اے الله کے رسول! جنت میں کون جائے گا ؟ آپ نے فرمایا (النبی فی الجنة والشهید فی الجنة ، والمولود فی الجنة) (فتح الباری : 246/3)

ketabton.com - The Digital Library

انبیاء ، شهداء ، نوزائده (نابالغ بچے جنت میں هونگے)، امام مسلم اور امام احمدرحمهماالله اپنی اپنی مسند میں حضرت ابو هریره رضی الله عنه سے روایت کرتے هیں که پیغمبر کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "صغارهم دعامیص الجنة، یتلقی أحدهم أباه أو قال أبویه، فیأخذ بثوبه او قال بیده کما آخذ أنا بصنفة ثوبک هذا، فلا یتناهی ، أوقال: فلا ینتهی حتی یدخله الله ، إیاه الجنة)
مسلمان بچے جنت والوں کے خدمت گار هونگے ، وه بچے اپنے والد یا والده کو دیکھ کر اس کا دامن یا ہاتھ پکڑ لیں گے، جیسا ابھی میں نے تمہارے کپڑے کا کونا پکڑاہے، اس کا نتیجه یه هوگا که الله تعالی اس بچے اور اس کے والدین کو جنت میں داخل کردے گا .

قیامت کے دن کفار ومشرکین کے بچوں کی حالت

امام بخاری نے اس عنوان کے تحت (ماقیل فی اولاد المشرکین) باب باندها هے، اور ابن عباس رضی الله عنه کی روایت ذکر کی هے: سُئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اولاد المشرکین، فقال: الله اذا خلقهم اعلم بما کانوا عاملین).
مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں آپ صلی الله علیه وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی تخلیق کے وقت ہی الله تعالٰی کو معلوم تھا که یه کیا عمل کرینگے۔
حضرت ابوهریرة رضی الله عنہ روایت کرتے هیں که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: (کل مولودٍ یولد علی الفطرة ، فأبواه یهوّدانه او ینصرانه او یمجسانه کمثل البهیمة، تنتج البهیمة هل فیها جدعًا؟) .
هربچه دنیا میں فطرت سالم پرآتاهے، اس کے ماں باپ اسے یهودی ، مسیحی یا مجوسی بناتے هیں، ایک حیوان سے حیوان پیدا هوتاهے، کیا آپ نے ان میں سے کسی حیوان کے بچے کو دیکھا جوکان کٹا پید ہواہو؟ (بخاری کتاب الجنائز ، فتح الباری 3/296)
ابن حجر کے مطابق امام بخاری رحمہ الله ان احادیث کو نقل کرکے اس بات کی طرف اشاره کرتے هیں که وه اس مسئلے میں اپنی ذاتی رائے کا اظهار نهیں کررہے، بلکہ سوره الروم کی تفسیر کے بعد ان کے جنتی هونے کا فیصله کن طور پر اظہار کررہے هیں ، انهوں نے اس باب کی احادیث کو اس طرح ترتیب دیاهے که خود مشرکین کے بچوں کےجنتی هونے پر دلالت کرتی هیں، اس لئے که امام بخاری رحمہ الله نے پہلےدلالت کرنے والی احادیث پرتوقف کیا پھر ان کے جنتی هونے پر جو مرحج احادیث ہیں وه لائے ہیں ، اور آخر میں ایسی احادیث بیان کی هیں، جو ان کے جنتی هونے کو یقینی بناتی هے۔
انهوں نے درج ذیل حدیث بیان کی ہے:
"وأما الوالدان الذین حوله فکل مولود یولد علی الفطرة ، فقال بعض المسلمین: واولادالمشرکین؟ فقال : واولاد المشرکین" اور وه والدین جن کےان کے آس پاس

ketabton.com - The Digital Library

هیں، چنانچه هربچه پاکیزه فطرت کے ساتھ پیدا هوتاهے، مسلمانوں میں سے بعض نے پوچھا: کیا وهاں مشرکوں کی اولاد هیں ؟ فرمایا: جی هاں .
ابن حجر فرماتے هیں: ابویعلی نے جو حدیث انس سے مرفوع سند کے ساتھ روایت کی هے وه حدیث امام بخاری کے موقف کی تأیید کرتی ہے۔
(سألت ربی اللاهین من ذریة البشر ان لایعذ بهم فاعطانیهم) رسول الله صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: میں نے اپنے پروردگارسے دعاکی کہ مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب نہ دے، پروردگارنے میری دعا قبول کرلی .
(اللاهین) ابن عباس کی تفسیر کے مطابق چھوٹے بچے هیں، اسی طرح مشرکین کے بچوں کی جنتی هونے پر درج ذیل حدیث سے بهی استدلال کیاگیاهے : (اطفال المشرکین خدم اهل الجنة) (سلسلة الاحادیث الصحیحة : 1468)
مشرکین کے بچے اهل جنت کے خدمت کرنے والے هونگے .
یه نظریه که مشرکین کی اولاد جنت میں هوگی بهت سارے علماء کی رائے هے:
جیسے أبی الفرج بن جوزی ،اورامام نووی اس باره میں فرماتے هیں که :
وهوالمذهب الصحیح المختار الذی ذهب الیه المحققون لقوله تعالی: (وماکُنّا معذبین حتی نبعث رسولا) اسراء : 15)
جوصحیح اور پسندیده مذهب یا رائے جسےمحققین نے بهی اپنایاهے، وه یه هے که : مشرکین کی اولاد جنت میں داخل هوگی، اس لئے که رب تعالی نے فرمایا ہےکه: جب تک هم کسی قوم میں پیغمبر نهیں بهیجتے ان کو عذاب نهیں کرتے۔

قیامت کے دن دیوانوں کا حال

آخرمیں چاهتاهوں که مجنون اوردیوانے کی حالت کے بارے میں اوران لوگوں کے بارے میں بتادوں جن کو آپ ﷺ کی رسالت نهیں پہنچی ان کے بارے میں کچھ تفصیل بیان کردوں:
شیخ ناصرالدین البانی اپنی کتاب "قرآن کریم کی تفسیر کیسے کریں" میں لکھتے هیں : ان کے ساتھ قیامت کو خصوصی برتاؤ هوگا، وه اس طرح که الله تعالی ایک رسول ان کی طرف بهیجدیگا تاکه ان کو آزمائے، جیساکه لوگ دنیا کی زندگی میں آزمائے جاتے هیں۔
چنانچه جس نے قیامت کے میدان میں اسے قبول کیا، اور فرمانبردار بنا، اسے جنت میں بهیج دیا جائیگا، اور جس نے نافرمانی کی اور قبول نهیں کیا وه دوزخ میں جائیگا.(سلسلة الاحادیث الصحیحة : 24689)

اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے:

(اربعة یحتجون یوم القیامة ، رجل أصم لایسمع، ورجلٌ هرم، ورجل أحمق ، ورجل مات فی الفترة ، وفیه : فیأخذ مواثیقهم لیطیعنه فیرسل إلیهم رسول أن ادخلوا

ketabton.com - The Digital Library

النار، فوالذی نفسی بیده لودخلوها لکانت علیهم بردًا وسلاماً " ثم رواه عن أبی هریرة وقال فی آخره: فمن دخلها کانت علیه بردًا وسلامًا، ومن لم یدخلها رد الیها" (مسنداما احمد، صحیح جامع الصغیر البانی)

قیامت میں چار آدمیوں کی حالت:

(1) بھرا جو نهیں سنتا (2) بوڑھا آدمی ، (4) اور بے وقوف آدمی ، جس آدمی کی عقل نہ هو احمق (4) اور وه جو فتره میں فوت ہوا (الله کے پیغمبروں کی دعوت ورسالت سے بے خبر هو دعوت نه پهنچی هو یا دو پیغمبروں کے درمیان کے وقفے میں تها که جب کسی نبی کی دعوت اور دین نهیں تها)

الله ان سے اپنی اطاعت کا عهد لے گا، ان کے پاس ایک قاصد بهیج دیگا وه قاصد ان سے کہے گا آگ میں داخل هوجاؤ، قسم هے اس ذات کی جس کے هاتھ میں میری جان ہے ، اگر اس میں داخل هوجائیں تو ان کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی هوگی، پهراسے ابوهریره سے روایت کرتےهیں ، اور حدیث کے آخرمیں کهتے هیں که : جوبهی اس آگ میں داخل هوگا وه اس کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، اور جو داخل نهیں هوگا، اسے جہنم میں داخل کردیاجائےگا۔

محمد بن یحی اور بزار نے عطیه العوفی کے ذریعے ابوسعید خدری سے روایت کیا هے: که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: (الهالک فی الفترة والمعتوه والمولود یقول الهالک فی الفترة لم یأتنی کتاب، ویقول المعتوه: رب لم تجعل لی عقلاً اعقل به خیرًا ولاشرًا ویقول المولود: رب لم أدرک العقل ، فترفع لهم نار فیقال لهم: ردوها، قال : فیردها من کان فی علم الله سعیدًا لو أدرک العمل ، ویمسک عنها من کان فی علم الله شقیًا لوأدرک العمل فیقول إیای عصیتم، فکیف لو أن رسلی أتتکم وفی روایة البزار: فکیف برسلی بالغیب قال البزار لایعرف إلا من طریق علطیة عنه) .

ترجمہ: جوحالت فتره میں وفات پاجائے یا پاگل اور نومولود:

پهلا کہے گا : که دعوت ورسالت مجھ تک نهیں پهنچی، کوئی پیغام مجھے نهیں ملا۔

اور پاگل کهے گا: اے پروردگار ! مجھے تونےعقل کے زیور سے آراسته نهیں کیا تها که میں اس کے ذریعے برائی اور بهلائی کو سمجهتا۔

اور نومولود کهے گا: اے میرے رب ! میں عقل نهیں رکهتاتها، نا سمجھ تها ۔

پهر ان کے لیے آگ تیارکی جائے گی، اور ان سے کهاجائیگا که اس میں داخل هوجاؤ،

اس آگ میں وه شخص داخل هوجائے گا جو الله کےعلم میں نیک عمل کر نے والا تها ، اگر اسےعمل کا موقع ملاهوتا ۔

ketabton.com - The Digital Library

اور وه شخص اس سے رک جائے گا جو الله کے علم میں بدبخت اور برے عمل کرنے والا تھا ، اگر اسے عمل کا موقع ملا هوتا۔
پهر الله تعالی فرمائے گا تم نے میری نافرمانی کی ، تو اگر میرے رسول تمهارے پاس آتے تو تم اس وقت کیا کرتے ؟ حالانکہ وه میرے بارے میں بالغیب تباتے ، (جبکہ میں سامنے ہوں اور تم نے میری بات نہیں مانی) بزار کهتے هیں یه حدیث صرف عطیه کی سند سے هے، کسی اور روایت سے مذکور نهیں هے .

صدق الله العظیم وصدق رسوله الکریم

ترجمه وتفسیر «سورة النازعات»
تتبع ونگارش: امین الدین « سعیدی - سعید افغانی »
مدیر مرکز مطالعات ستراتیژیکی افغان
ومسؤل مرکزفرهنگی د حق لاره- جرمنی
ادرس: saidafghani@hotmail.com

Thank you for reading

Find more e-books and articles on Ketabton - your multilingual digital library.

www.ketabton.com

Ketabton - Pashto, Farsi, Arabic & English